مفتاح الصلوٰۃ

از

جناب پروفیسر شیخ فرید صاحب برہان پوری ایم۔اے

لکچرار رابرٹس کالج جبلپور

مفتاح الصلوٰۃ کے مصنف ۔۔۔ شاہ فتح محمد محدث ۔۔۔ حضرت شاہ عیسیٰ جنداللہ کے خلفِ اصغر اپنے زمانہ کے فاضلِ اجل ۔ حافظ قاری ۔ محدث، مفسر اور فقیہ تھے ۔ عبدالرحمٰن نام ۔ فتح محمد لقب تھا مگر عام طور سے بابا فتح محمد محدث کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔

برہان پور ان کا مولد و منشاء ہے۔ اپنے والدِ بزرگوار شاہ عیسیٰ جنداللہ سے علومِ شریعت و طریقت کی تعلیم پائی۔ علومِ ظاہری و باطنی کی تکمیل کے بعد ان کے ہاتھ پر بیعت کرلی اور اُن ہی سے خرقہ خلافت پایا۔ طریقہ شطاریہ میں منسلک تھے۔

عربی اور فارسی کے جیّد عالم تھے ۔ علومِ فقہ اور حدیث میں کامل دستگاہ رکھتے تھے علمِ حدیث میں اعلیٰ فضیلت کی بنا پر محدث کے نام سے پکارے جاتے تھے۔

برہان پور میں ۶۰ سال کی عمر تک علومِ دین کی ترویج و اشاعت اور درس و تدریس میں مصروف رہے۔

عشقِ رسول میں سرشار اور حضرت رسالت مآب کے نام کے شیدائی اور فدائی تھے۔ ان کی زندگی اتباعِ سنتِ رسول کا مکمل نمونہ تھی۔ عشقِ سرورِ کائنات کی سرشاریاں ان کی تمام تصانیف میں جاری و ساری ہیں۔

مرکز نے انھیں اپنی طرف کھینچا اور زیارتِ کعبۃ اللہ کے شوق میں برہان پور سے ۱۰۶۴ھ ۱۶۵۳ء میں مدینہ روانہ ہوئے۔ مراسمِ حج کی ادائیگی کے بعد وہیں سکونت اختیار کرلی اور وہیں کے ہوکر رہ گئے ۱۰۸۰ھ ۱۶۶۹ء میں مدینہ منورہ میں بیمار ہوئے۔ بیماری میں اس سرائے فانی سے عالم جاودانی

کی طرف رحلت کی۔ جنت البقیع میں ان کا مزار ہے۔

علم تصوف اور فقہ میں کئی بلند پایہ تصانیف کے مالک ہیں۔ علم شعر سے بھی بہرہ یاب تھے۔ آپ کا ایک وصیت نامہ اور دیگر تصانیف کے خوشخط نسخے درگاہ برہان الدین راز الٰہی کے کتب خانے میں محفوظ ہیں۔ جناب سید اکرام الدین صاحب (سجادہ نشین) کا کرم ہے۔ کہ انھوں نے نایاب نسخے مطالعہ کے لئے عنایت کئے۔

ان میں سے چند یہ ہیں۔

فتوح الاوراد۔ فتوح العقائد۔ مفتاح الصلوٰۃ۔ فتح المذاہب الاربعہ۔ فتح الطریقہ۔ مراتب عوالم خمسہ۔ رسالہ تحقیق نسب سیادت۔ رسالہ تحقیق وحدت الوجود وغیرہ وغیرہ۔

سطور ذیل میں مفتاح الصلوٰۃ کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

مفتاح الصلوٰۃ فتح محمد محدث کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے۔ ارکان نماز کے فرائض، سنن اور واجبات کی تفصیل پر مبنی ہے۔ خدا کی حمد و ثنا اور نعت نبی اکرم کے بعد مصنفین کی عادتِ جاریہ کے مطابق بزرگ محدث نے دعائیہ کلمات۔

"بداں تا نیک بخت کند ترا خدائے تعالیٰ"

کے الفاظ سے کتاب کی ابتداء کی ہے۔ اس کی بنیاد حروفِ مرموز کے تین اشعار پر رکھی گئی ہے۔ جو کسی سندھی بزرگ نے موزوں فرمائے تھے۔ حضرت مسیح الاولیاء اکثر ان کی تعلیم اپنے فرزندوں کو دیتے تھے۔

"بزرگے از علماء سندھ فرائض و واجبات و سنن را دریں سہ بیت بحروفِ اشارت نظم کردہ است کہ اکثر اوقات بہ فرزندانِ حضرت یعنی شاہ عیسیٰ تعلیم می فرمودند آں ابیات این ست

ابیات

فرائض ندانی شوی در قلق   مُجبِ نُوقِ تقِق رَسقَ

چو واجب ندانی شوی در خطر   فضُتِ تعتنت لُقتِ جُبرَ

چو سنّت ندانی شوی مقتدا   ردّش ثلثِ قسّت ذَدا

زیرِ نظر کتاب ان اشعار کے اجمال کی تفصیل ہے۔ پہلے شعر میں تیرہ[۱۳] فرائض۔ دوسرے میں بارہ[۱۲] واجبات اور تیسرے میں بارہ[۱۲] سنن کی طرف اِشارہ ہے۔

فرائض ——

الف —— اندام پاک کردن

جیم —— جامہ پاک کردن

جیم —— جائے پاک کردن

سین —— سترِ عورت کردن

نون —— نیت کردن

واوَ —— وقت شناختن

قاف —— مقابل قبلہ استادن

تے —— تکبیر اولیٰ گفتن

قاف —— قرأت خواندن

قاف —— قیام کردن

ر —— رکوع کردن

سین —— سجدہ کردن

قاف —— قعدہ آخرین نمودن

واجبات ——

فے —— فاتحہ خواندن

ضاد —— ضمِ سورہ نمودن

تے —— تعینِ قرأتِ دو رکعت نمودن

تے —— تشہدِ در ہر دو قعدہ خواندن

قاف —— در قعدہ اولیٰ نشستن

تے —— تعدیلِ ارکان نمودن

لام —— لفظِ سلام آخریں گفتن

قاف —— قنوتِ وتر خواندن

تے —— تکبیر در ہر دو عیدین گفتن

جیم —— جہر خواندن

سین —— سرِ خواندن قرأت در عصر و ظہر

رے —— رعایت ترتیب نمودن

سنن ——

رے —— رفع یدین

واوَ —— وضع یمین و یسار

ثے —— ثنا یعنی سبحانک اللّٰھم خواندن

تے —— تعوذ خواندن

بے —— بسم اللہ گفتن

تے —— تکبیر انتقالات گفتن

تے —— تسبیح رکوع و سجود گفتن

سین —— سمع اللہ خواندن

تے ـــــ توقف در قومہ وجلسہ نمودن　　　دال ـــــ دعا خواندن

دال ـــــ درود خواندن　　　الف ـــــ آمین گفتن

مختلف فصول کے ضمن میں عنواناتِ بالا پر حدیث و قرآن کی روشنی میں کتبِ معتبرہ۔ مستند احادیث۔ اور ائمہ کبار کے مستند اقوال سے تسلی بخش حد تک سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ ٹھوس اور جامع تبصرہ لائق مصنف کی عربی دانی اور فقہ و حدیث میں اعلیٰ دستگاہ پر دلالت کرتا ہے۔

مختلف مصنفین کی تصانیف کے غائر مطالعہ کے بعد مسائل کی بڑی سنجیدگی سے تفہیم کی گئی ہے۔ بعض مقامات پر مصنف کی رائے اجتہادی شان لئے ہوئے ہے۔ بعض مبسوط مسائل کے بیان میں یہ کہہ کر کہ "ایں مختصر گنجائش تفصیل ندارد" اختصار سے کام لیا ہے مگر اس اختصار میں بھی تشنگی نہیں۔ ہر پہلو سے بحث کر لی ہے۔

تعینِ اوقاتِ نماز کے ذیل میں جہاں سایہ کا ذکر ہے۔ وہاں چھ اشعار پر مشتمل ایک بے نظیر اور معنی خیز قطعہ ہے۔ اس کے آخری شعر میں عیسوی تخلص ہے۔

فی از حمل دو و نیم پا سوی شمالست دائما　　　وز ثور گردد یک قدم جوزا بود در استوا

از نصف سرطاں یک قدم سوئے جنوبی می شود　　　تا آخرش آں محو شد۔ گشت از اسد آں سایہا

از سنبلہ گردد قدم دو نیم از میزاں شود　　　از عقرب آں سہ نیم شد وز قوس پنج و نیم پا

در نصف جدی آں ہفت شد طرفِ شمالی بیش نہ　　　از دلو آں شد شش قدم تا نیمہ اش بیں پنج را

در یا نشرده یک ناقص است۔ در حوت چار است یارمن　　　تا آخرش نقصاں بداں اے جانِ من یک نیم پا

باز از حمل دو نیم ہست گر عاقلی عاقل بشو　　　بہر خدا گفتم بہ تو اے عیسوی ایں نظم را

اِس قطعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موسموں کے تغیرات کے باعث سایہ کس مقدار سے گھٹتا۔ بڑھتا اور سمت تبدیل کرتا رہتا ہے۔

اقدارِ سایہ کے متعلق ایک جدول دیا گیا ہے۔ قلمی کتاب میں یہ جدول نہیں ہے۔ دو تین ورق خالی چھوڑ دئے گئے ہیں۔

تبلایا ہے۔ کہ سایہ کا مدار شمسی مہینوں پر ہے۔

بیت

لاولالب ولالاشش مہ است — لل کط وکط لل شہور کوتہ است

تبلایا ہے۔ کہ برجِ حمل میں نزولِ آفتاب کہ عبارت فروردی ہے تحقیق کرے۔ بعدہٗ تمام سال کا حساب آسان ہو جائے گا۔

اس مقام پر ایک قطعہ مندرج ہے۔

قطعہ

زفروردی چو بگزشتی مہ اردی بہشت آید — بود فردادِ تیر آنگہ امردادت ہمی آید

پس از شہریور د از مہر و آبان آذر و دی دان — کہ بر بہمن جز اسفندیار یک ماہی نیفزاید

کتاب کے حاشیہ پر مذکورہ بیت کی تشریح یوں کی گئی ہے

صیف		لل	ک	ط	شتا
لا	لا	لب	میزان	عقرب	قوس
حمل	ثور	جوزا	۳۰	۳۰	۳۱
۳۱	۳۱	۳۲	ربیع		
خریف		ک		ط	لل
لا	لا	لا	حوت	دلو	حوت
سرطان	اسد	سنبلہ	۲۹	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	۳۱			

وجہ تالیف | یہ رسالہ مصنف نے اپنے خواہرزادے شیخ احمد بن سلیمان کے لئے لکھا ہے۔

”این رسالہ بجہت احمد بن سلیمان کہ یکے از خواہرزادگانِ این فقیر است بواسطہ صلۃ الرحم تالیف نمودہ شد“

سنِ تالیف | ترقیمہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کتاب ۱۰۶۱ھ ۱۶۵۱ء میں تصنیف کی گئی

"واللّٰہ الموافق والمعین الوافی قال المولف تم مفتاح الصلوٰۃ بید المؤلف عنہ لمدی وستین بعد الالف من الھجرۃ النبویہ علی صاحبہا افضل التحیات فی سلخ الشہر الحرام ذی الحجہ ...."

ماخذات: مستند ائمہ کبار کی معتبر تصانیف کے جابجا حوالے دیئے گئے ہیں۔ ان حوالوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ فاضل مصنف نے بڑی دقتِ نظر سے ان کا مطالعہ کیا ہے۔

ان میں سے چند یہ ہیں:۔

السراج الوہاج۔ المجتبیٰ۔ الذخیرہ۔ ظہیریہ۔ بدائع۔ شرح الہدایہ۔ فتح التقدیر۔ قاضی خاں۔ الفتاوی الولوالجیہ۔ بحر الرائق۔ الہدایہ۔ خلاصہ۔ عیون۔ المختار الزیلعی۔ صلوٰۃ المسعودی۔ جمع الجوامع۔ صحاح القدوری۔ البغدادی۔ شرح المنیہ۔ معراج الدرایۃ۔ المحیط۔ عوارف المعارف۔ فتوح الاوراد۔ فتح المذاہب۔ عین المعانی۔ حاشیہ کنز۔ کفایۃ المؤمنین۔ جواہر الفتاوی۔ کنز۔ القنیہ المختار۔ قاموس۔ البرجندی۔ شرح الوقایہ۔ معارج النبوۃ۔ کشف الاسرار۔ کتاب اسرار۔

مصحح نے بعد میں چند کتابوں کا اضافہ کر دیا ہے۔

مندرجہ بالا اور دیگر کتب فقہ کے حوالجات اور اقتباسات مصنف کے وسعتِ مطالعہ اور علمی تبحر کے شاہد ہیں۔

مصنف کے ذاتی کتب خانے میں اکثر بیش بہا کتابیں تھیں۔ مکروہات کے ذیل میں حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "صاحبِ مناسکِ کبیر" شیخ رحمت اللہ کا رسالہ جو تذکرۂ سنن و استحباب پر مشتمل ہے ان کے کتب خانہ میں تھا۔

"در تحقیق این شیخ رحمت اللہ صاحب مناسکِ کبیر رسالہ جداگانہ نوشتہ اند و سنت و استحباب ان مقرر نمودہ چنانکہ رسالۂ مذکور در کتب خانۂ کاتب موجود است"[1]

فاضل مصنف نے ضمنی طور پر اپنی دوسری تصانیف ــــــ فتوح الاوراد، فتح المذاہب

---

[1] مفتاح الصلوٰۃ مطبوعہ ص۱۰۲

الاربعہ۔ رسالہ سایۂ اصلی برہان پور و اطراف اور رسالہ فی الزوال کا بھی ذکر کیا ہے اور حوالے دیئے ہیں۔
وضو کے باب میں وضو کے بعد آیۃ الکرسی اور انا انزلنا پڑھنے کے ثواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے
کہ "فتوح الاوراد" میں اس کا ذکر دوسری دعاؤں کے ساتھ کیا گیا ہے۔

"کاتب با ادعیہ دیگر در فتوح الاوراد آوردہ"[1]

دوسری جگہ ص۵۷ پر یہی عبارت "ایزاد نمودہ" فعل کے ساتھ درج ہے ایک جگہ لکھتے ہیں کہ
مفتاح الصلوٰۃ میں مقدماتِ نماز کا مختصر ذکر کیا گیا ہے تفصیل فتح المذاہب الاربعہ میں ملاحظہ کیجئے۔

"در مسائل...... از مقدماتِ نماز اختصار واقع شدہ ہر کہ خواہد مستوعبا معہ دلائلہ و مسائلہ کما یحق و تنبغی ہمہ را مطالعہ نماید فعلیہ بملاحظہ فتح المذاہب الاربعہ للکاتب فانہ کاف فی المسائل التفصیلیہ و واف للمطالب العلمیۃ"[2]

سایہ کے بیان کے ذیل میں لکھا ہے۔ کہ "سایۂ اصلی برہان پور و اطراف" ایک علیحدہ رسالہ میں بیان کیا ہے

"در تحقیق سایۂ اصلی برہان پور و اطراف ایں فقیر در رسالۂ جداگانہ بیان نمودہ است"[3]

اس رسالہ کا حاصل وہ ابیات (قطعہ) ہیں جو اوپر نقل کی گئی ہیں۔ صبح صادق اور صبح کاذب کے بیان کے ذیل میں ایک رسالہ زوال کا ذکر آیا ہے۔

"در رسالہ فی الزوال بہ تفصیل مؤلف مع دلیل مذکورہ گردد"[4]

ایک مقام پر مکروہات شمردنِ آیات و سورۃ کے بیان میں حضرت شیخ طاہر کی حاشیہ کنز کے اقتباس سے اس مسئلہ کو حل کیا ہے۔ جو صاحبِ بحر الرائق اور فتح التقدیر میں محلِ اختلاف تھا۔[5]

دوسری جگہ فصلِ نماز میں جہاں رکوع و سجود کا بیان ہے۔ اس امر کی وضاحت کہ صلوٰۃ مومن کی معراج ہے۔ حضرت مسیح الاولیاء کی گرانمایہ تصنیف عین المعانی کے ایک طویل اقتباس سے کی ہے

ہندی الفاظ کا استعمال

عربی اور فارسی کے اس متبحر عالم نے دو تین جگہ اس کتاب میں گھڑی۔ گجر اور پاؤ پہر کا بلا تکلف استعمال کیا ہے۔ بزرگ محدث نے ایک ہندی یعنی زبانِ اردو لکھا ہے[6]

مختصر یہ کہ مفتاح الصلوٰۃ مصنف کا شاہکار ہے۔

---

[1] مفتاح الصلوٰۃ مطبوعہ ص۹ [2] ص۹۷ [3] ایضاً ص۲۳ [4] ایضاً ص۲۸ [5] ایضاً ص۴۳ [6] ایضاً ص۱۱۳
[6] ایضاً ص۱۳۴